(البدایہ صفحہ ۲۵۴ ج ۷) حوالہ نہ کہا جائے۔

مودودی کا دُوسرا الزام کہ :

"اور دُوسرے یہ کہ معزول کئے جانے پر تلوار اٹھانے حضرۃ معاویہ کے دونوں مطالبے غلط تھے"

مودودی کے اس الزام سے دُو باتیں مترشح ہوتی ہیں اوّل یہ کہ حضرۃ معاویہ اور حضرۃ علی رضی اللہ عنہما کی معرکہ صفین میں آویزش اس بنا پر تھی کہ حضرۃ علی رضی اللہ عنہ نے حضرۃ معاویہ رضی اللہ عنہ کو عمل شام سے معزول کیا اور آپ نے معزولی کے احکام کا جواب تلوار سے دیا۔ دُوسری بات یہ کہ اس آویزش کی ابتدا حضرۃ معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہوئی۔ تاریخی روایات مودودی کے اس الزام کی تکذیب کرتی ہیں۔ معرکۂ صفین کے اسباب وعلل بیان کرتے ہوئے مؤرخین کا بیان ہے کہ :

(باقی آئندہ)

(ایک نثری نظم) ختمِ نبوّت مِشن کے

ایک مجاھد کا عزم صمیم

سید حبیب الرحمٰن اُحرار
(ابن سید فضل الرحمٰن احرار) سلانوالی

میں نے یہ عہد کیا ہے
جب میں بڑا ہوں گا
دین کا عالم بنوں گا
اور علم کی روشنی میں
سیدھی راہ چلوں گا
دین کے دشمنوں
مُشرکوں
مرزائیوں

خمینیوں سے لڑوں گا
اَحرار کے جھنڈے تلے
پیر بُخاری کی جماعت میں
آخری سانس تک
ان کے فرزندوں کے دوش بدوش
شاہ جی کے نقشِ قدم پر چلوں گا۔

جہانِ نسواں سے

ایس ایس بخاری

تیرگی میں مطلع انوار

ایک تو ہر سال نئی تقریر اور پھر جاندار بھی ہو! مسئلہ اپنی جگہ اہم تھا مگر میں بھی حسبِ معمول مصروفیات سے وقت نکال پائی تھی تو اُس وقت کہ جب فقط ایک رات کی "مہلت" وقت تقریب میں اور ہم میں حائل تھی خیر ایسی بھی کوئی بات نہ تھی، شام بھر کی مغز ماری سے ہی مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا۔ تقریر کا خاکہ ذرا ذہن میں واضح ہو گیا تو کچھ اطمینان کی سانس لی۔ مزید کچھ سوچنے یا لکھ لینے پر طبیعت فوری طور پر آمادہ نہ تھی۔ میں نے بڑھ کر کھڑکی کا پردہ سرکا دیا، یک لخت فضا میں انوکھی سی تازگی محسوس ہوئی۔ کچھ چاندنی کا نور، کچھ ڈھلتی رات کا سُرمئی ردائے نیل گوں پر جھلملاتے ہوئے ستارے جستجوئے منزل میں نکلنے والوں کی راہنمائی کر رہے تھے، ماحول میں اک عجیب سی رونق تھی۔ ایک ہی وقت میں طمانیت، آسودگی، اور سکون کا بھلا سا احساس ہو رہا تھا، جی چاہا یہ لمحے رُک جائیں اور یہ منظر کبھی بدلنے نہ پائے۔ لیکن ایک تو رات تیسرے پہر کی آغوش کو ہمک رہی تھی دُوسرے تقریر کے خاکہ میں رنگ بھرنا ابھی باقی تھا۔ ذہن بے طرح ساکن و صامت تھا۔ گفتگو کا کوئی رُخ اور اُسلوب سُوجھ رہا تھا کہ اُس کا اظہار سماں باندھ دے۔ یہ شب تاریک تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ سُجھائی نہ دے۔ ذہن کو بات نہ سُوجھے۔ شاید تیرگی تو ذہن کو محیط تھی جو سکوتِ شب کے پہلو سے ہویدا رنگ و نور کو ذہن کے فلک پر اُبھرنے یا جگنے میں مانع تھی۔ لمحے، پَل، گھڑیاں اسی خاموش اضطراب میں صدیاں بننا چاہ رہے تھے کہ یکا یک جیسے دیواروں نے آج سُننا ترک کر کے بولنا شروع کر دیا ع

شعلہ سا لپک جائے ہے آواز تو دیکھو

میں تو بس ایک دم ہی کسی عامل کا معمول ہو کے رہ گئی۔ کوئی پوچھ رہا تھا صبح تمہارے ہاں کوئی فنکشن ہے ـــــ؟ ہاں ..... کیسا ـــــ؟ کبھی صبح بارہ ربیع الاوّل ہے نا ...... کیا ہوا تھا اُس دِن ـــــ؟

اُس دِن مجبور و مظلوم لوگوں کو نجات دہندہ میسّر آیا، اپنی منزل سے دُور سسکتی تڑپتی اور دم توڑتی انسانیت نے اُس دِن اپنے محسن کو پایا ایک ایسا راہبر میسّر آیا جس نے خالق اور مخلوق کے درمیان دوبارہ رِشتہ

اُستوار کیا ...... اسی دن فاران کی چوٹیوں سے ایک ایسا آفتابِ ہدایت طلوع ہوا ایسی ہستی کا ورودِ مسعود ہوا جس نے انسانیت کے لئے فلاح و کامرانی کے دروازے کھول دیئے ـــــ کیا وہ بشر تھے ؟ نہیں عظمتِ بشر ـــــ یہ دن اسی یاد میں منایا جاتا ہے ـــــ ؟ ہاں .... مگر کیوں ـــــ یہ اُن سے عقیدت و محبت کا اظہار ہے ...... تو تمہیں اُن سے محبت ہے ؟ بالکل ـــــ وجہ ؟ ـــــ

کارِ زارِ دہر میں وجہِ ظفر ' وجہِ سکوں

عرصۂ محشر میں وجہِ درگزر خیر البشر ﷺ

یعنی انکی محبت کے بغیر تمہارا ایمان خطرے میں ہے ؟ یقیناً ـــــ اُن کا مرتبہ ؟ خدا کے بعد وہی ہیں انکی حیثیت ؟ انسانیت کے محسن اور خدا کے پیغمبر ...... ان کا پیغام ؟ انقلاب آفریں ـــــ اُن کی تعلیمات ؟ بے مثال ـــــ اُن کے لائے ہوئے انقلاب کی خصوصیت ؟ اُن کے لائے ہوئے انقلاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہی ہے کہ انہوں نے اپنے ہر قول کی تصدیق اپنے عمل سے کی .... تمہارے نزدیک اُنکا اُسوہ ؟ واجب الاتباع ...... آخری سوال پوچھنا چاہتا ہوں ، کہو ـــــ محبوب سے محبت کا مطلب کیا ہے ؟ یہی کہ اُس کی ہر اک بات پر سرِ تسلیم خم کر دیا جائے ہر اُس بات سے اجتناب جس سے اُسے دُکھ یا تکلیف ہو اُسکی ناراضگی کا خطرہ ہو . مطمحِ نظر صرف اُسی کی رضا ہو ـــــ لیکن عقیدت و محبت کے اظہار کا یہ کون سا طریقہ ہے جو تم نے اور تمہاری قوم نے اپنایا ہوا ہے ؟ کیا مطلب ہے تمہارا ؟ مطلب یہ کہ ہر سال جلوسوں اور میلوں کی صورت میں قمقموں کی روشنیوں میں جھنڈیوں کے سائے میں ساز و آواز کے سنگم میں مٹھائیوں اور شیرینیوں کے ساتھ تم جشنِ ولادت مناتے ہو ـــــ لیکن کیا تم یہ بھی جانتے ہو کہ یہ یومِ وصال بھی ہے ؟ اگر بتیوں اور لوبان کے دھوؤں میں عطر و گلاب کی خوشبوؤں میں محفلِ میلاد منعقد کر کے اُس عظیم پیغمبر کی سیرت بیان کرتے ہو لیکن جب اعمال کی باری آتی ہے تو تم تہی دامن ہوتے ہو .... تم رشوت پر بڑے بڑے لیکچر دیتے ہو ، جھوٹ کو گناہ جانتے ہو ، سود کو حرام کہتے ہو ، ناانصافی کو ظلم قرار دیتے ہو ، مگر تمہارے کاروبار سودی ، تمہاری ترقی اور کامیابی کا دار و مدار رشوت پر اور تمہارے معاشرے کی بنیادیں ظلم اور ناانصافی پر اُستوار ہیں ـــــ تم اُسوہ حسنہ کے موضوع پر بڑے بڑے مقالے اور مضمون لکھتے اور پڑھتے ہو اُسے مشعلِ راہ کہتے ہو لیکن تم نے کب اُس مشعل کی روشنی میں اپنی منزل کو پانا چاہا ہے کب اُس کی تلاش میں نکلے ہو ؟ تم نے صراطِ مستقیم کو چھوڑا ، اُس عظمتِ بشر کی تعلیمات سے رُخ

موڑا ہے تو تمہاری ناؤ بھی بھنور میں آئی ہے تم ساحل سے دُور تب ہی ہوئے تم طوفانوں میں اسی لئے گھرے ہو کہ تمہارے قول و فعل میں تضاد ہے اور تم نے سُنّت رسول ؐ کے ساتھ استہزاء کیا ہے تم وہ تھے کہ کبھی باطل بھی تم سے لرزہ براندام تھا، تم جدھر جاتے شجاعت و بہادری کی داستانیں رقم کرتے چلے جاتے ملائکہ تمہاری نُصرت و مدد کو آئے، تم امن و اتحاد اخوت و بھائی چارے ایثار و قربانی کی مثال تھے، تمہاری ہیبت دُوسری اقوام پر تھی.... لیکن اب ایسا نہیں ہے —— کل جن پر تمہاری حکمرانی تھی آج تمہارے حاکم ہیں اور وہ تمہیں مسل دینا چاہتے ہیں، تمہارا دشمن آج تم سے زیادہ طاقتور ہے اور یہ اسی لئے نا کہ تمہارے اندرونی جھگڑوں نے تمہیں کمزور بنا دیا ہے، تمہارے دل نفرتوں کدورتوں کی آماجگاہ ہیں منافقت نے تمہاری رُوح کو پژمردہ کر دیا ہے تم ثُریّا کی بلندیوں سے ثریٰ کی اتھاہ پستیوں میں اسی لئے گر گئے کہ تم نے اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے نہ تھاما...... تم نے اُن اقوام کی تقلید کی جن کے خلاف لڑنے کو تمہارے پیغمبر ؐ نے جہاد قرار دیا......

تم نے اسلامی اصولوں سے انحراف کیا حدود اللہ کی خلاف ورزی کی۔ وہ عورت جسے تمہارے پیغمبر ؐ کی تعلیمات نے خدیجہ رضؓ، عائشہ رضؓ، فاطمہ رضؓ، عمارہ رضؓ، اور سُمیّہ رضؓ جیسے بلند مقام پر فائز کیا تم نے اسے ماڈل گرل اور مغنیہ کے طور پر پیش کیا...... افسوس —— کہ تم نے شیرینی اور مٹھائیوں کے طشت قوالی اور نعت خوانی کے اہتمام اگر بتیوں اور لوبان کے دُھوؤں میں رسولِ کریم ؐ کے پیغام کو اُڑا دیا اب تمہارے پاس اس مُقدّس وجود کے انقلابی پیغام کا افسانہ باقی ہے جس کا تمہاری زندگی پر کوئی نشان اور اثر دِکھائی نہیں دیتا رہتا ہے..... ان سب باتوں کے باوجود بھی تم ہر سال جشنِ ولادت مَنا کر یہ سمجھتے ہو کہ تم نے اپنے محبوب کی محبّت کا حق ادا کر دیا ہے؟ نہیں، بالکل نہیں —— یہ حقیقی اور سچّی محبّت نہیں —— محبّت کے کچھ تقاضے ہیں اور تم ان سے ناآشنا ...... محبّت قربانی مانگتی ہے مگر تمہیں ناموسِ رسالت سے زیادہ اپنی زندگی عزیز ہے .... تو پھر یہ محض ایک روایت ہے، ریاکاری ہے، یاد رکھو! اگر تم نے اپنی اس روش کو نہ بدلا، تم نے مُنافقت اور ریاکاری کے لبادے اپنے اُوپر سے نہ اُتارے، اپنے دِلوں کو نورِ ایمانی سے منوّر نہ کیا —— اپنا ہر اُٹھنے والا قدم صراطِ مستقیم پر نہ رکھا، اپنے رب کے عائد کردہ قوانین کو دل و جان سے قبول نہ کیا تو پھر ناکامی و نامرادی ہی تمہارا مقدّر ہوگی پھر تاریکیاں اور اندھیرے ہی تمہارا حصّہ ہوں گے طوفان اور طُغیانیاں ہی تمہارا گھیراؤ کئے رہیں گی اور تمہاری زندگیوں میں کوئی بھی صبحِ صادق طلوع نہ ہوگی۔ یاد رکھنا...... بس بس، ایک لفظ بھی آگے نہیں سُنوں گی، کون ہو تم؟ بس، جھٹلا گئیں نا! بات جھٹلانے کی نہیں (حالانکہ تھی بھی!) حیرت کی ہے